



23290 - حدیث (لولاك مالخلاقت الافلاك) کا باطل ہونا

سوال

اس حدیث کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

(اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ مخلوق کو بھی پیدا نہ فرماتا) -

صحیح بات یہ ہے کہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے میں شبہ ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس معنی میں باطل اور موضوع احادیث روایت کی گئی ہے اس میں سے کچھ نیل میں ذکر کی جاتی ہے :

(لولاك لما خلقت الافلاك)

اگر آپ نہ ہوتے تو میں مخلوق بھی پیدا نہ کرتا -

یہ حدیث علامہ شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے " الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضعۃ ص (326) میں ذکر کرنے کے بعد کہا ہے :

صنعتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے موضوع قرار دیا ہے - اہ

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سلسلہ ضعیفہ (282) میں موضوع کہا ہے - اہ

اور ایک روایت یہ بھی بیان کی جاتی ہے :

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

(اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائے اے عیسیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ ، اور اپنی امت کو بھی یہ حکم دے دو کہ جو بھی انہیں پالیں وہ اس پر ایمان لائیں ، اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا -



اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں جنت اور جہنم بھی پیدا نہ کرتا ، میں نے پانی پر عرش پیدا کیا تو وہ بلنے لگا تو میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ، لکھ دیا تو وہ حرکت کرنا بندھوگیا) -

امام حاکم نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے لیکن امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے یہ کہا کہ میرا خیال ہے کہ سعید پریہ موضوع ہے - ۱۷

یعنی اس حدیث کے راویوں میں سعید بن عروبہ شامل ہے جس سے عمرو بن اوس انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے اور عمرو کویہ حدیث وضع کرنے سے متهم کیا گیا ہے ، امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے " میزان الاعتدال " میں ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

یہ ایک منکر خبر لایا ہے ، پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے -

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ ضعیفہ میں کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں " لا اصل له " الضعیفة (280) ۱۷

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ :

بعض لوگ یہ حدیث (لولاک ماحلق اللہ عرشا ولا کرسیا ولا ارضنا ولا سماء ولا شمسا ولا قمرا ولا غیر ذالک) کہ اگر آپ نہ ہوتے نہ تو اللہ تعالیٰ عرش اور کرسی ، اور نہ ہی ارض و سما ، اور نہ ہی شمس و قمر ، اور نہ ہی کوئی اور چیز ہی پیدا فرماتا) -

کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ نہیں ؟ -

تو ان کا جواب تھا :

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مخلوق میں سے افضل اور اکرم ترین ہیں ، تو اس لحاظ سے کسی نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہی سارا عالم پیدا فرمایا ، اور یا یہ کہ دیا کہ : اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ عرش و کرسی اور نہ ہی آسمان و زمین ، اور نہ ہی شمس و قمر پیدا فرماتا -

لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تو یہ صحیح اور نہ ہی ضعیف حدیث ہے ، اور حدیث کا علم رکھنے والے علماء میں سے کسی نے بھی اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان نہیں کیا بلکہ یہ تو صحابہ کرام سے بھی معروف نہیں ، بلکہ اس کے قائل کا ہی علم نہیں کہ وہ کون ہے - ۱۷ - مجموع الفتاوی (11 / 86 - 96) -



لجنۃ دائمہ (سعودی عرب کی مستقل فتوی کمیٹی) سے یہ سوال کیا گیا کہ :

کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنے کے لیے بنائے ، اور حدیث "لولاک لما خلق الله الافلاک" کا معنی کیا ہے اور کیا اس حدیث کی کوئی اصل ہے ؟

توكیمیٹی کا جواب تھا :

آسمان و زمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیدا نہیں کیے گئے بلکہ ان کے بنائے کا مقصد تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

الله وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی طرح (سات) زمینیں بھی ، اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم کے اعتبار سے ہر چیز کو گھیر کر کھا ہے ۔

اور حدیث مذکورہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کذب ہے جو کہ موضوع ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ملتی جو کہ صحیح ہو۔ اہ فتاوی الجنة الدائمة (1 / 312) ۔

اس حدیث کے بارہ میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی سوال کیا گیا توان کا جواب تھا کہ :

یہ ایسی کلام ہے جو کہ عام لوگوں سے نقل کی جاتی ہے اور وہ سمجھتے بھی نہیں کہ ہم کیا نقل کر رہے ہیں ، بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ساری دنیا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے بنائے گئے اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو دنیا نہ بنائے جاتی اور نہ ہی لوگ پیدا کیے جاتے ، تو یہ باطل ہے جس کی کوئی اصل نہیں ۔

اور یہ کلام فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا تو اس لیے پیدا فرمائے ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی پہچان ہو سکے اور اس کی عبادت کی جائے ، اللہ تعالیٰ نے تو دنیا اور مخلوق تو اس لیے پیدا فرمائی ہے کہ :

وہ اپنے اسماء و صفات اور قدرت اور علم سے جانا جاسکے اور اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت اور اس کی اطاعت کی جائے نہ کہ یہ سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اور نہ ہی عیسیٰ اور موسیٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وجہ سے ۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق تو اس لیے بنائے کہ اس وحدہ لا شریک کی عبادت ہو ۔ فتاوی نور علی الدرب (46) یہ فتوی اذاعة القرآن (قرآن ریڈیو سعودی عرب پر نشر ہوتا ہے)

والله تعالیٰ اعلم ۔